DOI: https://doi.org/10.52541/fn.v59i2.1372

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے چند خطوط: پیش کش و توضیح

گل احمد ۞

Some Letters of Muhammad Hamidullah: An Annotated Presentation

Gul Ahmad ۞

ABSTRACT

Muhammad Hamidullah was a famous Muslim polymath of the twentieth century. He contributed to different Islamic disciplines in the Urdu, Arabic, English, French, and German languages. Besides books and papers, he penned down a great number of letters, which contain a wealth of information. Because of this, many scholars have collected and published his letters, which he wrote to them or other people. Raḥīm Bakhsh Shāhīn is one of them. He was an expert in Iqbal studies and headed the Department of Iqbal Studies at Allama Iqbal Open University, Islamabad. This article presents four unpublished letters of Muhammad Hamidullah. Two of these letters were addressed to Shāhīn while the other two were addressed to the editor of a London-based fortnightly journal, *Impact International*. They are in the

۞ ماہر مضمون اردو، گورنمنٹ مسلم ہائیر سیکنڈری سکول نمبر ا، سید پور روڈ، راول پنڈی۔

۞ Subject Specialist(Urdu), Government Muslim Higher Secondary School No. 1, Saidpur Road, Rawalpindi, Pakistan. (gulahmad110@gmail.com)

collection of Shāhīn. The article reproduces the original text of these letters along with the necessary translation and explanatory notes.

Keywords

Muhammad Hamidullah, Raḥīm Bakhsh Shāhīn, letters.

Summary of the Article

Dr. Muhammad Hamidullah was a renowned researcher, jurist, biographer and scholar. He was born on February 09, 1908 in Hyderabad Deccan. He belonged to a knowledgeable family; his father Muḥammad Khalīl was a scholar and a literary figure. His grandfather, Muḥammad Sibghat Allāh also left memorable books in which two books were in Urdu language. Hamidullah got his early education at home; then he got admission in *Jāmi'ah Niẓāmiyyah* of Hyderabad. He passed his matriculation with good grades. Later, he did LLB from Osmania University, Hyderabad. Afterwards, Osmania University awarded him scholarship and he did D.Phil. from Bonn University, Germany. He also got admission in Sorbonne University, Paris and earned a degree of D.Lit. In 1935, he returned to Osmania University and remained busy in teaching and research. He knew many foreign languages, including English, French, German, Turkish, Latin, Persian and Russian. His greatest achievement was the discovery and editing of one of the

earliest compilations of *ḥadith* by the disciple of companion of Prophet (PBUH) Abū Hurayrah, Hammām b. Munabbih. Other than this, he also translated Qur'ān in French language.

He has written and compiled more than 170 books. Apart from it, he has also penned a great number of research articles. He dedicated his whole life for research on Islam. Apart from his books and articles, he is also known for writing a great number of letters to many famous personalities, which also contain invaluable scholarly material. These letters of Dr. Hamidullah were published in the magazines of Pakistan, India, Turkey and many other countries. Many of these personal letters are still being published.

Our focus in this article is also on some of the letters written by Hamidullah. Totaling four, two of the letters were addressed to the editor of fortnightly magazine *Impact International*, which are part of Raḥīm Bakhsh Shāhīn's collections. Rest of the letters are directly addressed to Raḥīm Bakhsh Shāhīn.

Raḥīm Bakhsh Shāhīn was himself a prominent researcher and an expert in Iqbal Studies. In the field of Iqbal Studies, his compilations and works are greatly acknowledged. He served as lecturer in many colleges of Punjab. After this, he also served as head of department of Iqbal Studies and an associate professor in Allama Iqbal

Open University, Islamabad. He did his PhD under the supervision of Dr. Najm al-Islām from Sindh University.

The abovementioned four letters are very important in terms of their nature and subject. First letter is about translation of the Qur'ān. A person named Ḥasan did biased criticism on the Qur'ānic translations of Muhammad Marmaduke Pickthall and Abdullah Yusuf Ali. Dr. Hamidullah discussed his allegations in detail are refuted them with logical arguments.

The subject of the second letter is also very important. Dr. Hamidullah expressed his views in his book *Introduction to Islam* about antipode of Holy *Ka'bah*. A person named Sa'id raised objections on the matter in *Impact International*. Dr. Hamidullah responded comprehensively about the objections in this second letter. These two letters are in English and their Urdu translation is also part of the article.

The addressee of third and fourth letter is Dr. Raḥīm Bakhsh Shāhīn. Shāhīn wrote a letter to Dr. Hamidullah asking him about Alfred von Kremer that whether he had written any book on history of the Qur'ān. Dr. Hamidullah responded on this issue in the third letter. While, in the fourth letter Shāhīn him asked for the details of published works in West about 'Umar Farūq (RA). In response, Dr. Hamidullah wrote a letter and presented a list of relevant materials.

اردو میں مکتوب نگاری کی روایت نے علم کے فروغ، اشاعت اور پیچیدہ مسائل کی تفہیم میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مرزا قتیلؔ، غلام غوث بے خبرؔ اور مرزا غالبؔ کے مکاتیب سے شروع ہونے والی اس روایت نے اردو نثر میں جہاں سادگی اور سلاست کو فروغ دیا؛ وہاں نئے اسالیب نثر بھی وضع ہوئے۔ ان اسالیب کی نمود سے اردو نثر نے اظہار کے نئے قرینے دریافت کیے۔ اردو مکتوب نگاری کی یہ روایت جب عہدِ سرسید میں پہنچتی ہے تو اس میں مقصدیت اور عقلیت کا عنصر ابھر کر سامنے آتا ہے۔ سرسید کے خطوط اس کا بین ثبوت ہیں۔ سرسید کے علاوہ سرسید تحریک کے دیگر اراکین نے بھی اسی اسلوب کو مختلف زاویوں سے مزید آگے بڑھایا۔ انھی میں مولانا الطاف حسین حالیؔ بھی شامل ہیں۔ حالیؔ کے مکاتیب جہاں اردو نثر کو سادگی کی راہ دکھاتے ہیں؛ وہاں انھی خطوط میں ان کی شخصیت کی مختلف خوبیاں بھی متشکل ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے بعض خطوط میں علمی مباحث اور استفسارات کا علمی جواب بھی موجود ہے۔ اس طرح سرسید اور حالیؔ کی مکتوب نگاری کے اسلوب نے علمی مباحث کے اظہار کے لیے جدید نثر کی راہ ہم وار کی۔ ان کی کاوشوں کی بہ دولت آنے والے وقت میں علماے علم وادب نے اپنے مکاتیب میں علمی مباحث کو بڑی آسانی سے سمویا۔ انھی میں ڈاکٹر حمید اللہ کا نام سر فہرست نظر آتا ہے؛ جنھوں نے جدید مسائل کے تناظر میں بیش قیمت تحقیق اور آرا کا اظہار کھل کر کیا۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ ایک نام ور محقق، قانون دان اور دانش ور تھے۔ آپ ۹/ فروری ۱۹۰۸ء کو حیدرآباد دکن میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق ایک علمی خانوادے سے تھا، آپ کے والد محمد خلیل اللہ عالم اورادیب تھے۔ آپ کے دادا محمد صبغت اللہ نے بھی کئی کتب یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے انیتس کتب عربی، چوبیس فارسی اور چودہ اردو زبان میں ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی اور پھر جامعہ نظامیہ میں داخلہ لیا اور ۱۹۲۴ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد میٹرک امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔ اس کے بعد ۱۹۳۰ء میں جامعہ عثمانیہ سے قانون میں ایم اے اور ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ جامعہء عثمانیہ نے آپ کو فیلو شپ سے نوازا بعد ازاں آپ نے جامعہ بون جرمنی سے ڈی فل کیا اور اسی یونی ورسٹی میں تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔ اسی دوران میں آپ نے جامعۂ سوربون، پیرس میں داخلہ لیا اور ڈی لٹ کی ڈگری لی۔ ۱۹۳۵ء میں واپس جامعہ عثمانیہ آکر درس و تحقیق میں منہمک ہوگئے۔ آپ کو کئی زبانوں پر عبور حاصل تھا جن میں اردو، عربی، فرانسیسی، جرمن، ترکی، اطالوی، فارسی، انگریزی اور روسی زبان شامل ہیں۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ حضرت ابو ہریرہؓ کے شاگرد حضرت ہمام ابن منبہ رضی اللہ عنہ کے صحیفہ حدیث کی تدوین ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے قرآن مجید کا

فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا جس کے اب تک بیس ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کی تصنیف و تالیف کردہ کتب کی تعداد ۱۷۴ ہے۔ اس کے علاوہ سیکڑوں تحقیقی مقالات بھی آپ کی علمی و تحقیقی عظمت کے گواہ ہیں۔ آپ نے اپنی پوری زندگی اسلام کے لیے تحقیقی کاموں میں صرف کردی اور آپ کے تحقیقی کارناموں کی بہ دولت اسلام پر مغرب کے اعتراضات رفع ہوئے اور مغرب ،اسلام کی روشنی سے منور ہوا۔ آپ کی تصنیف و تالیف کی گئی کتب کے علاوہ آپ نے ہزاروں کی تعداد میں مختلف شخصیات کے نام خطوط لکھے ہیں جو علم کا ایک وقیع خزانہ ہیں۔

ڈاکٹر حمید اللہ کے یہ خطوط مختلف زبانوں میں پاکستان، ہندوستان، ترکی اور دیگر ممالک کی کتب، جرائد اور رسائل کی زینت ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں ہنوز مختلف شخصیات کے ذاتی نوادرات میں موجود ہیں جن کی اشاعت کا سلسلہ جاری وساری ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کی کئی کتب ، رسائل اور جرائد میں ڈاکٹر صاحب کے خطوط شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں **معارف**، اعظم گڑھ؛ **الحق**، اکوڑہ خٹک؛ **فاران**؛ کراچی، **فکر و نظر**، اسلام آباد، **معارفِ اسلامی**، اسلام آباد، **الدعوہ**، اسلام آباد، **اورینٹل کالج میگزین**، لاہور؛ **شاداب**؛ حیدرآباد دکن؛ **المآثر**؛ میو اور **الشریعہ**؛ گوجرانوالہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر حمید اللہ کی شخصیت پر لکھی گئی کتب میں بھی ان کے خطوط کا ایک وقیع ذخیرہ موجود ہے۔ ڈاکٹر محمد سجاد نے **معارف** "اعظم گڑھ میں شائع ہونے والے خطوط کی فہرست "ڈاکٹر حمید اللہ اور ماہ نامہ **معارف**، اعظم گڑھ" کے عنوان سے **فکر و نظر**؛ اسلام آباد؛ شمارہ ۴-۱، جلد ۴۰- ۴۱ میں مقالے کی صورت میں شائع کی ہے۔ اسی شمارے میں ڈاکٹر احمد خان کے اپنے نام ڈاکٹر حمید اللہ کے چونسٹھ خط، ڈاکٹر خورشید رضوی کے اپنے نام سات خط، ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری کے اپنے نام آٹھ خط بھی اشاعت پذیر ہوئے ہیں۔ معارفِ اسلامی، اسلام آباد میں محمد ارشد نے مختلف شخصیات کے نام پچیس خط اور بشیر محمود اختر نے چھ خطوط پر مبنی دو مقالے شائع ہوئے ہیں۔ ماہ نامہ **الشریعہ**، گوجرانوالہ میں ڈاکٹر محمد سجاد نے ڈاکٹر محمود احمد غازی کے نام ڈاکٹر حمید اللہ کے دس خط زیورِ طبع سے آراستہ کیے ہیں۔ جب کہ مجلہ **المآثر** میں مولانا حبیب الرحمن اعظمی کے نام چند خطوط بھی شاملِ اشاعت ہیں۔ مجلہ عثمانیہ، کراچی میں مظہر ممتاز قریشی، ڈاکٹر سید حسن الدین اور شاہ بلیغ الدین کے نام ڈاکٹر صاحب کے مزید خطوط منظرِ عام پر آئے ہیں۔ اسی طرح **اورینٹل کالج میگزین**؛ لاہور میں مظہر ممتاز قریشی نے ڈاکٹر حمید اللہ کے نئے خط حواشی کے ساتھ پیش کیے ہیں۔ ان مجلات میں شائع ہونے والے تمام خطوط کو محمد راشد شیخ نے اپنی کتاب **ڈاکٹر حمید اللہ** میں شامل کر دیا ہے۔ اس کتاب میں ڈاکٹر حمید اللہ کے خطوط کے بارے میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر لکھتے ہیں:

محمد راشد شیخ کی مرتبہ اس کتاب **ڈاکٹر حمیداللہ** میں ان کے مطبوعہ خطوط میں سے ایک سو چونتیس خط مظہر ممتاز قریشی کے نام اور بقیہ چھبیس خط دیگر شخصیات کے نام ہیں۔ان چھبیس خطوط میں سے اکثر وبیش تر **معارف**،اعظم گڑھ، **الحق**،اکوڑہ خٹک، **فاران**، کراچی کی مختلف اشاعتوں میں شائع ہوئے۔چند ہی خط ایسے ہیں جو اس مجموعے کے ذریعے پہلی بار سامنے آئے ہیں۔[۱]

ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر نے دیگر شخصیات کے نام چھبیس خط گنوائے ہیں حالاں کہ مذکورہ کتاب میں اڑسٹھ خط دیگر شخصیات کے نام ہیں۔ایک دوسری کتاب جو ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے **مکاتیب ڈاکٹر حمیداللہ بنام محمد طفیل** کے نام سے مرتب کی ہے اس میں ڈاکٹر حمیداللہ کے چھہتر خط شامل ہیں۔

زیر نظر مضمون میں ڈاکٹر حمیداللہ کے چار خط ہیں۔ان میں دو خط لندن کے ایک پندرہ روزہ رسالے **امپیکٹ انٹرنیشنل** *(Impact International)* کے مدیر کے نام ہیں جو ڈاکٹر رحیم بخش شاہین کے ذخیرۂ نوادرات میں محفوظ تھے۔ڈاکٹر رحیم بخش شاہین نے یہ دو خط مذکورہ رسالے سے نقل کر کے محفوظ کیے ہوئے تھے۔بقیہ دو خط ڈاکٹر رحیم بخش شاہین کے اپنے نام ہیں۔

ڈاکٹر رحیم بخش شاہین ایک معروف محقق اور اقبال شناس تھے۔اقبالیات کے میدان میں ان کی تصانیف و تالیفات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔آپ نے صوبہ پنجاب میں بہ طور لیکچرار اردو کئی کالجوں میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔اس کے بعد آپ علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی میں شعبۂ اردو اور اقبالیات میں بہ طور ایسوسی ایٹ پروفیسر اور شعبہ اقبالیات کے صدر نشین بھی رہے۔آپ نے ”مکاتیبِ اقبال کا تنقیدی جائزہ“ کے موضوع پر جامعہ سندھ سے ڈاکٹر نجم الاسلام کی زیر نگرانی پی ایچ ڈی مکمل کی۔اس کے علاوہ **اوراقِ گم گشتہ**، **نقوشِ قائداعظم**، **اقبال کے معاشی نظریات**، **ارمغانِ اقبال** اور **مومینٹوز آف اقبال** (Momentos of Iqbal) کتب تالیف کی ہیں۔علاوہ ازیں علامہ محمد اقبال کے فکر و فن پر بیسیوں مقالات بھی تحریر کیے۔اقبالیات پر کئی تحقیقی مقالوں کی نگرانی کی اور فکرِ اقبال کی تفہیم، اشاعت اور فروغ کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہے۔زیرِ نظر چاروں خط مضامین اور نوعیت کے اعتبار سے نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ان میں سے پہلا خط قرآن مجید کے ترجمے کے عنوان سے ہے جس میں جدہ کے ایک حسن نامی شخص نے **امپیکٹ انٹرنیشنل** بابت ۲۸/جولائی کے شمارے میں محمد مارماڈیوک پکتھال (Muhammad Marmaduke Pickthal)

۱۔ ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر،”ڈاکٹر حمیداللہ کے خطوط :ایک مطالعہ“، **معارفِ اسلامی**،اسلام آباد، ۲-۳،۱- ۲ (جون ۲۰۰۴ء)، ۴۴۰۔

اور علامہ عبداللہ یوسف علی کے قرآن پاک کے تراجم پر متعصبانہ تنقید کی تھی۔اس بے بنیاد اور متعصبانہ تنقید پر ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اپنے خط میں مدلل تبصرہ کیا اور ان کی تنقید کو بے بنیاد قرار دیا۔

دوسرا خط بھی مدیر *Impact International* لندن کے نام ہے۔اس خط کا مضمون بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔کعبہ شریف کے عکسِ قطبی[۲] کے حوالے سے ڈاکٹر حمیداللہ نے اپنی کتاب **اسلام کا تعارف** *Introduction to Islam* میں اظہارِ خیال کیا تھا۔اس پر سعید نامی شخص نے *Introduction to Islam* کے شمارے میں اعتراضات کیے۔ان اعتراضات کے جامع جوابات ڈاکٹر حمیداللہ نے اپنے اس دوسرے خط میں دیے ہیں۔یہ دونوں خط انگریزی میں ہیں جن کا ترجمہ حواشی میں دیا گیا ہے۔

تیسرے اور چوتھے خط کے مکتوب الیہ ڈاکٹر رحیم بخش شاہین ہیں۔ ڈاکٹر رحیم بخش شاہین نے اقبالیات کی تحقیق کے سلسلے میں ایک خط ڈاکٹر محمد حمیداللہ کو لکھا جس میں فان کریمر کے بارے میں استفسار کیا گیا تھا کہ اس نے تاریخ قرآن کے نام سے کوئی کتاب تحریر کی ہے تو اس کی تفصیلات فراہم کریں۔اس استفسار پر ڈاکٹر صاحب نے اس مضمون میں شامل تیسرا خط لکھا تھا؛ جب کہ چوتھا خط ڈاکٹر رحیم بخش شاہین نے اپنے ایک مقالے "فاروقِ اعظم پر کتابیں" ماہ نامہ **ضیائے حرم**[۳] کے لیے فاروقِ

۲- عکسِ قطبی سے مراد یہ ہے کہ اگر خانہ کعبہ کے عین درمیان میں سیدھا سوراخ کیا جائے تو زمین کی دوسری طرف جو جگہ بنے گی، اس کو کعبے کا عکسِ قطبی کہیں گے۔ اس جگہ کا تعین اس طرح سے ممکن ہے کہ ایک عمودی خط جو قطبین سے گزرے؛ کھینچا جائے اور یہ خط،خطِ استوا کو خانہ کعبہ کے دوسرے طرف قطع کرے تو وہ جگہ کعبہ شریف کا عکسِ قطبی ہوگا۔اس جگہ کی نشان دہی ڈاکٹر حمیداللہ نے اپنی کتاب *Introduction to Islam* میں کی تھی؛ جس کا ذکر اس خط میں بھی موجود ہے اور وہ جگہ بہ قول ڈاکٹر صاحب کے چین اور پیرو کے درمیان میں واقع ہے۔سعید صاحب نے *Introduction to Islam* لندن کے شمارے میں ڈاکٹر صاحب سے اس جگہ کے بارے میں اختلاف کیا تھا۔ڈاکٹر صاحب نے اپنی بات کی وضاحت کے لیے یہ خط لکھا ہے۔ڈاکٹر صاحب کی خواہش تھی کہ اگر وہ جگہ خشکی پر واقع ہے تو وہاں ایک کثیر القبلہ مسجد بنائی جائے اور اگر وہ جگہ سمندر میں ہے تو ایک مصنوعی جزیرہ بنا کر ایسی مسجد بنائی جائے۔جدید تحقیق کے مطابق کعبہ کا عکسِ قطبی Tematagi میں واقع ہے۔یہ ایک مرجان سے بنی ہوئی چٹانوں پر مشتمل جزیرہ ہے۔اس کا کل رقبہ آٹھ مربع کلو میٹر ہے۔اس کی لمبائی ساڑھے گیارہ کلو میٹر اور چوڑائی سات کلو میٹر ہے۔یہ بحر الکاہل ہی میں واقع ہے۔

۳- ڈاکٹر رحیم بخش شاہین کا یہ مقالہ ماہ نامہ **ضیائے حرم**، **فاروقِ اعظم نمبر**، جلد۴، شمارہ نمبر۸،۹ بابت مئی، جون ۱۹۷۴ء میں شائع ہوا تھا۔

اعظم ﷺ پر مغرب میں شائع شدہ کتب کی فہرست طلب کی تھی۔اس خط کے جواب میں ڈاکٹر حمید اللہ نے جوابی خط لکھااور کتب کی ایک مختصر فہرست اس خط میں پیش کی۔

ذیل میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے متذکرہ بالا خطوط کا متن و عکس پیش کیا جاتا ہے۔ان خطوط کی تفہیم اور توضیح کے لیے مختصر حواشی کا التزام بھی کیا گیا ہے:

(خط نمبر ۱)

Paris
September, 1972.[4]

Translation of The Quran

It was painful to read the letter of Mr. Hassan of Jeddah in your issue of 28th July.[5] If he has found mistakes in the translation of the Quran by Pickthal[6] or Yousuf Ali,[7] let him give instances, so that the

---

۴- یہ خط ڈاکٹر حمید اللہ نے اے۔عرفان کو ستمبر ۱۹۷۲ء کو لکھا تھا۔یہ لندن کے ایک پندرہ روزہ رسالے *Impact International* کے ایڈیٹر تھے۔یہ خط اس رسالے لندن کے شمارے ۸ تا۲۱۔ ستمبر ۱۹۷۲ء، جلد ۲، شمارہ نمبر ۸، میں شائع ہوا۔

۵- حسن صاحب کا یہ خط *Introduction to Islam* لندن کے شمارے بابت ۱۵ تا ۲۰۔ جولائی ۱۹۷۲ء، جلد ۲، شمارہ نمبر ۵ میں شائع ہوا تھا۔

۶- محمد مارماڈیوک پکتھال ایک ماہر اسلامیات، صحافی، مترجم، ناول نگار اور نام ور مصنف تھے۔آپ ۷/اپریل ۱۸۷۵ء کو برطانیہ میں پیدا ہوئے۔آپ بنیادی طور پر ایک ناول نگار تھے۔ان کی ناول نگاری کی تحسین مشہور نقاد ڈی ایچ لارنس، ایچ جی ویلنس اور ای ایم فاسٹر جیسے انگریزی نقادوں نے کی۔۲۹/دسمبر ۱۹۱۷ء کو ان کو مسلم لٹریری سوسائٹی ناٹنگ ہل کی جانب سے لندن میں ایک موضوع "اسلام اور ترقی" پر ایک لیکچر کی دعوت دی گئی؛ جہاں خطاب کے فوراً بعد انھوں نے عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کرلیا۔قبولِ اسلام کے بعد آپ نہایت خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے اور دوران نماز ان کا چہرہ خوف سے سرخ ہو جاتا؛ جب اس کیفیت کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے جواب دیا:

Because I am Muslim by choice, you are by birth.

دیکھیے:

https://www.punjnud.com/aik-musalman-mustashriq-pickthal-ka-turaf, accessed September 1, 2021.

reader should be able to judge whether the critic is right or the criticized rendering. To condemn there translations before completing his own list of corrections is a disservice to Islam what should one read in the meanwhile?

Further, if Mr. Hassan feels himself competent to produce a better translation, let him publish one, and there is no question of his imputing to Pickthal or Yousuf Ali. the some they did not had of the verses or the words concerned. If there is a "mistake" in the Tabari's[8]

۷۔ علامہ عبداللہ یوسف علی ایک ممتاز عالمِ دین، ادیب، قرآنِ مجید کے مترجم، مفسر اور اسلامیہ کالج کے پرنسپل رہے ہیں۔آپ ۴/ پریل ۱۸۷۲ء کو سورت بھارت میں پیدا ہوئے۔بمبئی یونی ورسٹی سے بی۔اے کیا اور حکومت کے سرکاری خرچ پر انگلینڈ مزید تعلیم کے لیے روانہ ہوئے۔وہاں سینٹ جائز کالج، کیمبرج یونی ورسٹی سے ایم اے اور ایل ایل ایم کی ڈگریاں حاصل کیں۔اس کے علاوہ لنکنزان سے بیرسٹری کا امتحان بھی پاس کیا۔واپس آکر مختلف انتظامی عہدوں پر فائز رہے۔۱۹۲۵ء میں اسلامیہ کالج کے پرنسپل تعینات ہوئے۔علاوہ ازیں جامعہ پنجاب کے فیلو اور سینڈیکیٹ کے رکن بھی رہے۔زندگی کے آخری ایام میں قرآن پاک کا انگریزی ترجمہ مکمل کیا اوراس کے حواشی بھی تحریر کیے۔اس کے علاوہ ان کی دیگر اہم کتب میں :انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ، مصنوعاتِ ریشم، یوگو سلاویہ اور سربیا کا فنِ سنگ تراشی، ازمنۂ وسطیٰ کا ہندوستان، تشکیل ہند اور ہندوستانی مسلمان سر فہرست ہیں۔آپ کا انتقال ۱۰/دسمبر ۱۹۵۳ء کو لندن میں ہوا۔(علامہ خالد حسین، "علامہ عبداللہ یوسف"، **الواقعہ**، کراچی، ۵، ۶۵-۶۴ (جون ۲۰۱۷ء)، ۳۷۔

۸۔ تفسیر طبری مراد ہے۔اس تفسیر کا پورا نام **جامع البيان في تاويل آي القرآن** ہے جو تفسیرِ طبری کے نام سے معروف ہے۔یہ ابو جعفر محمد بن جریر الطبری کی تالیف ہے جو عہد عباسی کے مشہور مفسر اور مؤرخ تھے۔آپ ۸۳۸ء میں طبرستان کے علاقے آمل میں پیدا ہوئے۔سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیااور آٹھ سال کی عمر میں امامت کا فریضہ انجام دینا شروع کردیا۔نو سال کی عمر میں حدیث نبوی ﷺ لکھنا شروع کردی۔علم کے حصول کے لیے مختلف علاقوں کا سفر کیا۔اپنے عہد کی نام ور شخصیات سے علم حاصل کیا۔آپ کی چند تصانیف یہ ہیں: **تاريخ الرسل والملوك** [جو تاریخ طبری کے نام سے مشہور ہے]، **تهذيب الآثار وتفصيل معاني ثابت عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، اختلاف الفقهاء، أدب النفوس الجيدة و أخلاق النفيسة، آداب القضاء، آداب المناسك** وغیرہ۔آپ کاانتقال ۱۶/فروری ۹۲۳ء کو ۸۶ سال کی عمر میں ہوا۔آپ کی نمازِ جنازہ میں شریک لوگوں کی تعداد کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کی نمازِ جنازہ

or (Abu) Kathir's commentary,[9] would science allow Mr. Hassan to modify these classical works and impute to them. Which is not found in them? Honesty does not allow that Pickthal and Yousuf Ali are neither God nor Prophet; they were human being, and we are free to admit or reject their interpretations.

I have known personally both Mr. Pickthal and Mr. Yousuf Ali, both were very pious and God fearing Muslims. Their English is superb and their knowledge of Arabic was quite good. They may have committed mistakes not only in commentary but even in the translation, but until that is shown, nobody has the right to condemning outright.

M.Hamidullah

(ترجمہ خط نمبر۱)

پیرس

ستمبر ۱۹۷۲ء

قرآن پاک کا ترجمہ

آپ کے جریدے میں مؤرخہ ۲۸/جولائی کو شائع ہونے والا، جدّہ سے حسن صاحب کا خط پڑھنا انتہائی افسوس ناک تھا۔ اگر ان کو پکتھال صاحب یا یوسف علی صاحب کے ترجمہ قرآن میں کچھ اغلاط نظر آئی ہیں تو انھیں ان کی نشان دہی کرنا چاہیے تھی تاکہ قاری اس بات کا فیصلہ کرسکے کہ آیا

کئی مہینوں تک ادا کی جاتی رہی۔ (شمس الدین محمد بن احمد، **میزان الاعتدال**، ترجمہ، مولانا ابو سعید، (لاہور: مکتبۂ رحمانیہ، س۔ن)، ۸: ۱۸۷۔

۹۔ تفسیر ابن کثیر مراد ہے۔ یہ تفسیر ابوالفدا اسماعیل بن عمر بن کثیر کی تالیف کردہ ہے۔ آپ ۷۰۱ھ کو بصرہ کے ایک قصبے مجدل میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی سے حاصل کی اور پھر انھیں اپنے ساتھ دمشق لے گئے۔ ساری عمر درس وتدریس میں گزری۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد مدرسہ ام صالح اور مدرسہ تنکریہ میں شیخ الحدیث کے عہدے پر فائز رہے۔ ۱۸/فروری ۱۳۷۳ء کو آپ نے دمشق میں وفات پائی۔ آپ کی اہم تصانیف میں: **البداية والنهاية، التكميل في معرفة الثقات والضعفاء والمجاهيل، طبقاتِ شافعية، مناقبِ الشافعي، شرح صحيح البخاري، السيرة النبوية صلى الله عليه وآله وسلم** شامل ہیں۔

نقاد صائبِ الرائے ہے یا اس نے بے بنیاد (پھسپھسی) تنقید کی ہے۔اپنی فہرست تصحیحات کو مرتب کیے بغیر ان کے تراجم کو ملامت کرنا اسلام کو نقصان پہنچانا ہے۔اب اس کو کوئی کیا پڑھے؟

مزید برآں اگر حسن صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہتر ترجمہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں تو وہ اسے چھاپیں لیکن اس بات کا کوئی جواز نہیں کہ وہ پکتھال صاحب یا یوسف علی صاحب کا خاکہ اڑائیں کہ انھوں نے کچھ الفاظ یا آیات پر توجہ نہیں دی۔فرض کیا طبری یا ابنِ کثیر کی تفسیر میں کوئی غلطی پائی جائے تو کیا حسن صاحب ان تاریخی کتب پر بھی نکتہ چینی کرکے انھیں بدل دیں گے؟اگرچہ ان میں درحقیقت ایسا کچھ نہ ملے۔دیانت داری اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔پکتھال اور یوسف علی خدا ہیں نہ پیغمبر،وہ تو انسان ہی تھے،چناں چہ ہمیں اس بات کا اختیار ہے ان کی تشریحات کو قبول کریں یا مسترد کردیں۔

میں جناب پکتھال اور یوسف علی صاحب کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔دونوں انتہائی پارسا اور متقی مسلمان تھے۔ان کی انگریزی دانی فقیدالمثال اور ان کی عربی پر بھی بہت اچھی دست رس تھی۔ ہو سکتا ہے کہ انھوں نے نہ صرف تفسیر بلکہ ترجمہ میں بھی غلطیاں کی ہوں لیکن جب تک ان کی نشان دہی نہ ہوجائے؛کسی آدمی کو کوئی حق نہیں کہ وہ کھلے بندوں تنقید کرے۔

ایم۔حمیداللہ

خط نمبر ا کا عکس

Letter of Dr. Hamidullah to the Editor Mr. A. Irfan,
Editor of the fortnightly "Impact International"
London, [dated 8–21 September 1972 / vol 2:8
and published in the "Impact"

Translation of the Qur'an

It was painful to read the letter of Mr. Hasan of Jedda in your issue of 28th July. If he has found mistakes in the translations of the Qur'an by Pickthal or Yousaf Ali, let him give instances, so that the reader should be able to judge ~~and~~ whether the critic is right or the criticised rendering. To condemn these translations before completing his own list of corrections is a disservice to Islam. What should one read in the meanwhile?

Further, if Mr. Hasan feels himself competent to produce a better translation, let let him publish one, and there is no question of his imputing to Pickthal or Yusuf Ali the same they did not had of the verses or the words concerned. If there is a "mistake" in the Tabari's or Ibn Kathir's commentary, would science allow Mr. Hasan to modify these classical works and impute to them which is not found in them? Honesty does not allow that. Pickthal and Yusuf Ali are neither God nor Prophet; they were human beings, and we are free to admit or reject their interpretations.

I have known personally both Mr. Pickthal and Mr. Yusuf Ali; both were very pious and God fearing Muslims. Their English is superb, and their knowledge of Arabic was quite good. They may have ~~comi~~ committed mistakes not only in commentary but even in the translation, but until that is shown, no body has the right to condemning outright.

M. Hamidullah

Paris

(خط نمبر۲)

Paris
November, 1972.[10]

The Antipode of Ka'aba

Dr. Sayeed seems (Impact Vol:2:9) not to have read attentively what I wrote, I said that according to another of our 300 years ago, I mean Haji Khalifa[11] the antipode of Ka'aba his between the coasts of

---

۱۰- یہ خط بھی *Introduction to Islam* لندن کے ایڈیٹر کے نام ہے جو ۱۰تا۲۲نومبر ۱۹۷۲ء، جلد ۲، شمارہ نمبر ۱۲ میں شائع ہوا۔

۱۱- حاجی خلیفہ ایک نام ور مورخ اور جغرافیہ دان تھے۔ جن کا اصل نام مصطفیٰ بن عبداللہ تھا۔ آپ سلطنت عثمانیہ کے سلطان احمد اول کے عہد میں فروری ۱۶۰۹ء میں قسطنطنیہ میں پیدا ہوئے۔ یہ دور سلطنتِ عثمانیہ کے زوال کا دور تھا۔ ۱۶۲۲ء میں ۱۴ سال کی عمر میں سلحداروں کے دستے میں شامل ہوئے۔ اس کے کچھ عرصے بعد آپ کو اناطولیہ کے دفتر محاسبہ میں ادنیٰ منشی کا عہدہ دے دیا گیا۔ اس ملازمت کی بنا پر آپ کاتب چلبی کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ نے سلطنتِ عثمانیہ کے چھ سلاطین کا دور دیکھا جن کی تفصیل درج ذیل ہے

I- سلطان احمد اول ۲۱/ دسمبر ۱۶۰۳ء تا ۲۲/ دسمبر ۱۶۱۶ء

II- سلطان مصطفیٰ اول ۲۲/ نومبر ۱۶۱۷ء تا ۲۶/ فروری ۱۶۱۸ء (پہلا دور)

III- سلطان عثمان دوم ۲۶/ فروری ۱۶۱۸ء تا ۱۹/ مئی ۱۶۲۲ء

سلطان مصطفیٰ اول ۲۰/ مئی ۱۶۲۲ء تا ۱۰/ ستمبر ۱۶۲۳ء (دوسرا دور)

IV- سلطان مراد رابع ۱۰/ ستمبر ۱۶۲۳ء تا ۹/ فروری ۱۶۴۰ء

V- سلطان احمد ابراہیم ۹/ فروری ۱۶۴۰ء تا ۱۸/ اگست ۱۶۴۸ء

VI- سلطان محمد رابع ۱۸/ اگست ۱۶۴۸ء تا ۸/ نومبر ۱۶۵۷ء

ان کی سب سے مشہور و معروف کتاب **کشف الظنون** ہے۔ یہ کتاب عالم اسلام کی تمام کتب کے متعلق معلومات کا دائرۃ المعارف ہے۔ اس کتاب کی تالیف میں انھیں بیس سال کا عرصہ لگا۔ اس کے علاوہ ان کی دیگر کتب میں: **فذلکة، شرح المحمدية، تقويم التواريخ، جهاں نما، سلم الوصول إلىٰ طبقات الفحول**، وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کا انتقال ۲۶/ ستمبر ۱۶۸۷ء کو پچاس سال کی عمر میں ہوا۔ ۲۰۱۰ء میں ترکی کی حکومت نے ازمیر میں ان کے نام پر کاتب چلبی یونی ورسٹی بنائی۔

China and Peru.[12] This is substantially correct. It is doubtful if that another knew the difference of latitude between south China and North Chili.[13]

Hawaiian island[14] are north of the equator, and I did not say that the antipode should be inside this archipelago, but in that region of the Pacific[15] of course south of them, please refer to the world map and the antipode of the Ka'aba in the "Introduction to Islam" published under my direction.[16]

Dr. Sayeed's details still leave open the question of the exact antipode, whether it falls on land or sea .Sometime book I wrote to the president of the Geographical Society of Paris and he also examined by saying that he has no means to determines it.

There is the famous Masjid Al Qiblatain,[17] mosque of the two Qiblas, at Madina. If I had money, I would construct a Masjid Al

---

۱۲- چین اور پیرو کے درمیان زمینی فاصلہ۱۷۰۴۹ کلومیٹر جب کہ فضائی فاصلہ ۱۰۵۹۴ میل ہے۔حاجی خلیفہ نے اپنی کتاب **لوامع النور في ظلمة اطلس مینور** میں اسی فاصلے کے کسی مقام پر کعبہ کے عکسِ قطبی کا دعویٰ کیا تھا۔

۱۳- جنوبی چین کا طول بلد۱۰۴.۱۹۵۳۹۷ اور شمالی چلی کا طول بلد ۷۷.۸۰۵۵۶۳۲- ہے۔

۱۴- **جزائر ہوائی** جزائر ہوائی امریکہ کی پچاسویں ریاست ہیں جو بحر الکاہل کے وسط میں ہیں۔یہ کل ۱۳۷ جزائر پر مشتمل ہیں۔ان کا کل رقبہ ۱۰۴۳۴ مربع کلومیٹر ہے۔

۱۵- بحر الکاہل Pacific Ocean دنیا کا سب سے بڑا سمندر ہے۔یہ لاطینی زبان کے لفظ Mari Pacificum سے نکلا ہے جس کے معنی پر سکون سمندر ہے۔اس کو یہ نام ایک پرتگیزی جہاز راں فرڈنینڈ میگلن نے دیا تھا۔اس کا کل رقبہ ۱۶۵۲۵۰۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے اور اس کی اوسط ۴۲۸۰ میٹر ہے۔

۱۶- ڈاکٹر حمید اللہ، **اسلام کیا ہے؟**، ترجمہ، سید خالد جاوید مشہدی (لاہور: بیکن بکس، ۲۰۱۳ء)، ۳۳۹۔

۱۷- مسجد قبلتین مدینہ شریف کے محلہ بنو سلمہ میں بئر رومہ کے قریب واقع ہے۔سن دو ہجری میں نماز کے دوران میں درج ذیل آیتِ کریمہ نازل ہوئی: ﴿**قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ**﴾ (القرآن، ۲: ۱۴۴۔) (ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمھارا آسمان کی طرف منھ کرنا، تو ضرور ہم تمھیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمھاری خوشی ہے، ابھی اپنا منھ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو! تم جہاں

Qiblaat mosque of many qiblas at the antipode of Ka"aba, even by creating an artificial island at site.

Muhammad Hamidullah

(ترجمہ خط نمبر۲)

پیرس

نومبر ۱۹۷۲ء

کعبہ کا عکسِ قطبی

یوں محسوس ہوتا ہے کہ ڈاکٹر سعید صاحب نے میری تحریر کو یک سوئی کے ساتھ نہیں پڑھا۔ میں نے کہا تھا کہ ہمارے ایک تین سو سال پہلے کے دانش ور یعنی حاجی خلیفہ کے مطابق کعبہ شریف کا عکس قطبی چین اور پیرو کے ساحلوں کے مابین ہے اور یہ کافی حد تک درست بھی ہے۔تاہم اگر کسی کو جنوبی چین اور شمالی چلی کے عرض بلد میں کوئی تفاوت معلوم ہو تو پھر یہ مشکوک ہوسکتا ہے۔ جزائر ہوائی خطِ استوا کے شمال میں ہیں اور میں نے یہ نہیں کہا کہ کعبہ شریف کے"عکسِ قطبی" کو ان جزائر میں ہونا چاہیے۔تاہم یہ بحرالکاہل میں ان جزائر کے جنوب میں ہی ہے۔ براہِ مہربانی دنیا کا نقشہ اور میری نگرانی میں شایع ہونے والی کتاب"اسلام کا تعارف" (Introduction to Islam) میں کعبہ شریف کا عکسِ قطبی (Antipode of Ka'aba) کو ملاحظہ فرمایئے۔

ڈاکٹر سعید صاحب کی تفصیلات کے باوجود کعبہ کے"عکسِ قطبی" کے بارے میں سوالات ہنوز موجود ہیں۔کہ آیا یہ زمین پرواقع ہے یا سمندر میں ہے؟ایک دفعہ ایک مسودہ میں نے فرانس کی جغرافیائی سوسائٹی کے صدر کوارسال کیا،انھوں نے اس کاجائزہ لے کر کہا کہ ان کے پاس وہ وسائل نہیں ہیں جن سے اس کا تعین کیا جائے۔

کہیں ہو اپنا منھ اسی طرف کرو اور وہ جنھیں کتاب ملی ہے، ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے اعمال سے بے خبر نہیں۔) (احمد رضا، **کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن** (لاہور: اذان پبلشرز، س۔ن)، ۴۰۔)

اس آیت کے نازل ہوتے ہی حضور رحمتِ عالم ﷺ نے حالتِ نماز میں ہی اپنا چہرہ مبارک مسجد اقصیٰ سے مسجدِ حرام کی طرف پھیر دیا۔اس وجہ سے اس مسجد کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔اس کی تعمیر پہلی بار عثمانی سلطان سلیمان اعظم نے ۱۵۴۳ء میں کی تھی۔اس کا مجموعی رقبہ ۳۹۲۰ مربع میٹر ہے۔اس کی موجودہ عمارت جو دو منزلوں پر مشتمل ہے اس کی تعمیر شاہ فہد بن عبدالعزیز نے کی ہے۔

مدینہ منوّرہ میں ایک مشہور مسجد، مسجد قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد ہے۔اگر میرے پاس وسائل ہوتے تو میں ایک مصنوعی جزیرہ بنا کر، کعبہ شریف کے عکسِ قطبی پر، ایک کئی قبلوں والی مسجد ''مسجد قبلات''تعمیر کرواتا۔

محمد حمید اللہ

خط نمبر ۲ کا عکس

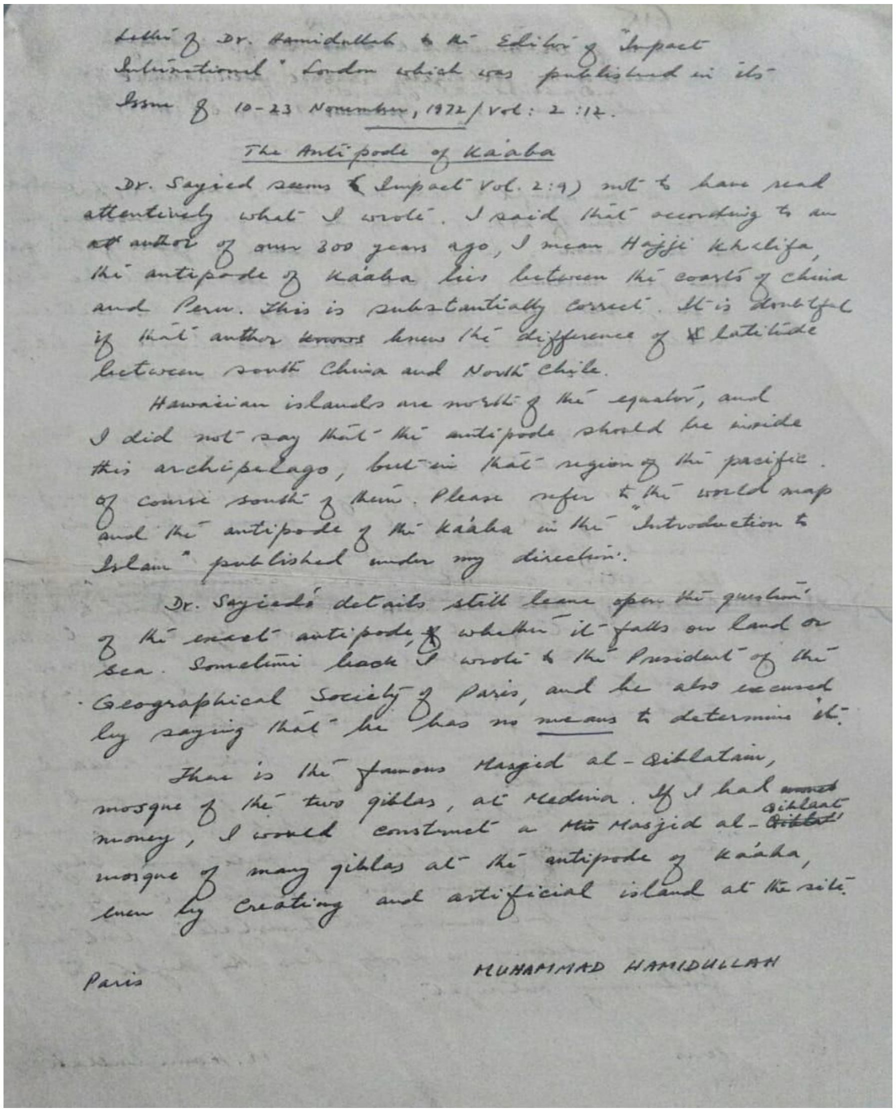

Letter of Dr. Hamidullah to the Editor of "Impact International" London which was published in its Issue of 10-23 November, 1972 / Vol: 2 :12.

The Antipode of Kaaba

Dr. Sayied seems (Impact Vol. 2:9) not to have read attentively what I wrote. I said that according to an ~~at~~ author of over 300 years ago, I mean Hajji Khalifa, the antipode of Kaaba lies between the coasts of China and Peru. This is substantially correct. It is doubtful if that author ~~knows~~ knew the difference of latitude between south China and North Chile.

Hawaiian islands are north of the equator, and I did not say that the antipode should be inside this archipelago, but in that region of the pacific. of course south of them. Please refer to the world map and the antipode of the Kaaba in the "Introduction to Islam" published under my direction.

Dr. Sayiad's details still leave open the question of the exact antipode, ~~of~~ whether it falls on land or sea. Sometime back I wrote to the President of the Geographical Society of Paris, and he also excused by saying that he has no means to determine it.

There is the famous Masjid al-Qiblatain, mosque of the two qiblas, at Madina. If I had ~~[illegible]~~ money, I would construct a ~~[illegible]~~ Masjid al-~~Qiblat~~ Qiblaat, mosque of many qiblas at the antipode of Kaaba, even by creating and artificial island at the site.

Paris

MUHAMMAD HAMIDULLAH

(خط نمبر۳)

ادبیات فاکلتے سی استانبول

۱۷/ربیع الانور۱۳۹۴ھ[۱۸]

مکرمی!

سلام مسنون ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔فرانسیسی،جرمن یا غیر انگریزی یوروپی زبانوں میں فاروقِ اعظمؓ پر خصوصی کتاب کا مجھے علم نہیں۔ Caetani, *Annali dell'Islam* اطالوی میں کائتانی[۱۹] نے چھے جلدوں میں لکھی ہے اور۴۰ھ تک کے حالات ہیں یعنی عہدِ نبویؐ اور خلافت راشدہ۔اس میں حضرت عمرؓ پر دوجلدیں ہیں۔انسائیکلوپیڈیا آف اسلام[۲۰] کے پرانے اڈیشن میں بھی کتابیات میں ایسی کوئی چیز نہیں۔نئے اڈیشن میں ابھی حرف" او (O)"کی باری نہیں آئی۔Index Islamicus[21] سے آپ واقف ہوں گے۔اسلام آباد کے ادارہ تحقیقاتِ اسلامیہ میں مل جائے گی۔اس باب میں d دیکھیے:

۱۸– بہ مطابق ۱۰-اپریل۱۹۷۴ء

۱۹– لیون کائتانی (Leone Caetani) ایک اطالوی ادیب،سیاست دان اور مشرقِ وسطیٰ کی تاریخ کا ماہر تھا۔۱۲-ستمبر ۱۸۶۹ء کو اٹلی میں پیدا ہوا۔اس کے والد اونوراٹو کائتانی(Caetani)۱۸۶۹ءمیں اٹلی کے وزیرِ خارجہ رہے ہیں۔لیون کائتانی کو بچپن ہی سے غیر ملکی زبانوں کو سیکھنے کا شوق تھا۔اس لیے انھوں نے عربی،عبرانی،فارسی،سنسکرت اور ترکی زبانوں میں مہارت حاصل کی۔اس کے علاوہ انھوں نے الجیریا،مصر،شام،ترکی،برصغیر،عراق،وسط ایشیا اور جنوبی روس میں کئی سال گذارے۔ان کی شہرت کا سبب ان کا تحقیقی کام ہے جو *Annali dell'Islam* کے نام سے شائع ہوا اور دس جلدوں میں ہے۔اس کی دیگر کتب درج ذیل ہیں:

1- Uthman and the Recension oF Koran, Muslim World,1915
2- Study of the history of the Orient Milan Ulrico Hoepli,1914

۲۰– **انسائیکلو پیڈیا آف اسلام یا دائرۃ المعارف الاسلامیہ** انگریزی زبان میں مسلمانوں اورتاریخ اسلام پر مبنی ایک دائرۃ المعارف ہے۔تحقیق میں اسے ایک معیاری دائرۃ المعارف مانا جاتا ہے۔اس کے موضوعات کو بہترین ماہرین نے تحریر کیا۔چالیس سال کی محنت کے بعد اسے پہلی بار ۱۹۱۳ء سے لے کر ۱۹۳۸ء تک انگریزی،فرانسیسی اور جرمنی زبانوں میں شائع کیا گیا۔بعد ازاں اس کے کچھ حصوں کا اردو،ترکی اور عربی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔

۲۱– **انڈیکس اسلامیکس** (*Index Islamicus*)اسلام اورمسلمان دنیا کے بارے میں لکھی گئی کتب کی کتابیات ہے۔اس کو سب سے پہلے ۱۹۵۶ء میں جیمس ڈگلس پیئرسن (James Douglas Pearson)نے مرتب کیا

H. Lammens, L. triumvirat, Abu Bakr, Omer et Abou Dbaida, in MFO, Beyrouth,Vol.4.

E.Sachau,Uber den zvveiten Chalifen Omer,in SBAW,Berlin 1902, p.299-323
اس کا اردوترجمہ "تصویرِ عمرؓ" سے میں نے " تاریخ "کراچی میں انجمن ترقی اردومیں چھپایا تھا۔

D.S.Margoliouth, Omer's Instructions to the Kadi, in JRAS, London 1910, p.307-26.

S.M. Yusuf, The Battle of Al Qadsiyya, in Islamic Culture 1945, p.1-28.

V.V. Matveev, Izuchenie dogovora Omer ion al-Khattaba s.khristianami Palestinui i Sirii, in memorium of N.A.Mednikov, in Palestinskiy Sbornik, vol 4,1959, p.186-95.

M. J. Kister, Note on an account of the Shura by Omer b.al-Khatab, in J.of Semitic Studies, vol 9, 1964, p.320-6.

The Diwan of Omer,in Studies in Islam,vol.2,1965,p,67-78. M.I.Moosa (یہ عیسائی ہے)

A.H. Qureshi, Assessment and Collection of Kharaj under Umer I the second Caliph, Journal of Punjab University Hist Soc.vol 13, 1961, p.83-92.

تھا۔اس کے بعد سی۔ایچ۔ بلینے(C.H. Bleaney)،ایس۔ سنکلیئر (S. Sinclair)اور سکول آف اورنٹیل اینڈ افریقن سٹڈیز، لندن نے مزید بہتر بنایا اور برل (Brill)پبلشرز نے شائع کیا۔

M.Hamidullah, La Diplomatie musulmane a l epoque du Prophete et des Khalifes Orthodoxes, 2 vols., Paris 1935.

L'administration de la justice au debut du califat, les instructions de Umer a Abu Musa al-Ach'ari, in France-Islam, Paris Nos 32-35, 1969-1970.

Le chei de I' Etat musulman a I' epoque du Prophete et et des califes, in Monocratie, Bruxeles 1969.

Constitutional Problems in Early Islam,in Islam Arastirmarleri Enstitusu Dergisi, in memory of Zeki Velidi Togan, Istanbul University,Faculty of Letters,1972.

Administration of Justice under the Early Caliphs, instructions of caliph Umer to Abu Musa al-Asch'ari,in Journel Pak Hist.Soc.Karachi,vol.19,1971.

ھذا ما تیسّر

والسلام

محمد حمید اللہ

<u>خط نمبر ۳ کا عکس</u>

ادبیات فاکلتے سی
استانبول
۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۷۴ء

مکرمی

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

فرانسیسی، جرمن یا انگریزی میں [illegible] فاروق اعظمؓ پر مستقل کتاب کا مجھے علم نہیں۔

Caetani, Annali dell'Islam

اطالوی میں کائتانی نے چھ جلدوں میں لکھا ہے اور سنہ ۴۰ھ تک کے حالات یعنی عہد نبویؐ اور خلافت راشدہ۔ اس میں حضرت عمرؓ [illegible]

انسائکلوپیڈیا آف اسلام کے پرانے اڈیشن میں بھی کچھ بات نہیں ابھی کوئی چیز نہیں۔ نئے اڈیشن میں ابھی حرف ع اور (ع) کی باری نہیں آئی۔

Index Islamicus [illegible]

H. Lammens, L. Triumvirat, Abou Bakr, Omar et Abou Obaida, in MFO, Beyrouth, vol. 4.

E. Sachau, Über den zweiten Chalifen Omar, in SBAW, Berlin 1902, p.299-325.

D.S. Margoliouth, Omar's Instructions to the Kadi, in JRAS, London 1910 p. 307-26.

S.M.Yusuf, The Battle of al-Qadisiyya, in Islamic Culture 1945, p.1-28.

V.V. Matveev, Izuchenie dogovora Omar ibn al-Khattaba s. khristianami Palestinui i Sirii, in memorium of N.A.Mednikov, in Palestinskiy Sbornik, vol 4, 1959, p. 186-95.

M.J.Kister, Note on an account of the Shura by Umar b. al-Khattab, in J. of Semitic Studies, vol 9, 1964, p. 320-6.

M.I. Moosa, The Diwwan of Umar, in Studies in Islam, vol 2, 1965, p.67-78.

A.H.Qureshi, Assessment and Collection of xax Kharaj under Umar I the second Caliph, Journal of Punjab Univ Hist Soc., vol 15, 1961, p.85-92.

M.Hamidullah, La Diplomatie musulmane à l'époque du Prophète et des Khalifes Orthodoxes, 2 vols., Paris 1935.

— L'administration de la justice au début du califat, les instructions de Umar à Abu Musa al-Ach'ari, in France-Islam, Paris, Nos 32-35, 1969-1970

— Le chef de l'Etat musulman à l'époque du Prophète et des califes, in Monocratie, Bruxelles 1969.

— Constitutional Problems in Early Islam, in Islam Araştirmaleri Institusu Dergisi, in memory of Zeki Velidi Togan, Istanbul University, Faculty of Letters, 1972

— Administration of Justice under the Early Caliphs, instructions of caliph Umar to Abu Musa al-Ash'ari, in Journal Pak Hist. Soc. Karachi, vol. 19, 1971.

ھذا ما تیسر [illegible]

محمد حمید اللہ

(خط نمبر۴)

پیرس/فرانس

۳؍ رمضان ۱۴۰۸ھ منگل،(۲۲)

محترمی!

سلام مسنون۔کرم نامہ ملا؛فون کریمر(۲۳) نے قرآن کی کوئی تاریخ نہیں لکھی۔اگر واقعی اقبال مرحوم نے لکھا ہے تو سہو قلم ہے۔(۲۴)تاریخ قرآن(۲۵) کے نام کی دو جلدوں میں ایک جرمن کتاب

۲۲- یہ مطابق ۲۰۔جنوری ۱۹۸۸ء

۲۳- الفرڈ فان کریمر(Alfred von Kremer): ایک مستشرق،تاریخ دان اور سیاست دان تھا جو ۳۱۔مئی ۱۸۲۸ء کو ویانا میں پیدا ہوا۔یہ وہ پہلا مغربی مستشرق تھا جس نے مسلمان معاشرے کے سماجی ڈھانچے کا تجزیہ کیا اور مسلمانوں کی ترقی میں کارفرما متحرک قوتوں کو اجاگر کیا۔ فلسفے کی تعلیم ویانا میں ہی حاصل کی۔اپنی ذاتی دل چسپی سے جدید یونانی،عربی، عبرانی اور فارسی زبان میں دسترس حاصل کی۔ویانا کی اکادمی آف سائنس کی سکالرشپ پر شام اور مصر کی طرف سفر کیا۔واپسی پر" ویانا پولی ٹیکنیک"میں عربی کے پروفیسر آف ورنیکلر کے عہدے پر فائز ہوئے۔سفارتی سطح پر بیروت،مراکش اور مصر میں خدمات انجام دیں۔ان کی اہم کتب یہ ہیں :

1- Geschichte der herrschenden ideen des Islam,1868
2- Culturgeschichte odoes Orient unter den Chalifen,1875-1877
3- Diwans des Abu Nuwas,1855
4- Uber meine Sammlungs orientalischer Handschriften,1885

ان میں سے پہلی کتاب غلبۂ اسلام کے تصورات کی تاریخ پر مبنی ہے؛دوسری کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے جس میں خلافت راشدہ کے دور میں کیے گئے تحریری کام خصوصاً احادیثِ نبوی ﷺ کی تدوین کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔اس کتاب میں احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحت و استناد کو تشکیک کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔اس کے اس مغربی رویے پر علامہ اقبال نے اپنے خطبات میں بھی تحفظات کا اظہار کیا تھا۔ تیسری کتاب قبیلہ بنو حکم کے ایک شاعر ابو نواس الحسن بن ہانی کے دیوان کا ترجمہ ہے جو بصرہ میں پیدا ہوا اور مروان بن حکم کی فوج کا ایک سپاہی تھا۔چوتھی کتاب مشرقی مخطوطوں کے مجموعے پر مشتمل ہے۔

۲۴- ڈاکٹر رحیم بخش شاہین کو سہو ہوا ہے۔ علامہ اقبال نے فان ہیمر(Joseph Von Haimer) کا ذکر کیا ہے؛فان کریمر کا نہیں۔**پیام مشرق** کے دیباچے میں اقبال نے" فان ہیمر "کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے ":۱۸۱۲ء میں فان ہیمر نے خواجہ حافظؒ کے دیوان کا پورا ترجمہ شائع کیا اور اسی ترجمے کی اشاعت سے جرمن ادبیات میں مشرقی تحریک

مشہور ہے۔اس کا اصل مؤلف نویلڈیکے[۲۶](Noldeke)ہے۔ *Geschichte Des Qurans*:۱۸۶۰ء۔اس کا دوسرا ایڈیشن مؤلف کی وفات کے بعد اس کے شاگرد شوالی (Scawally)[۲۷]نے بہت سی ترمیموں کے ساتھ چھاپا؛پھر اس کا تیسرا اڈیشن پرینسلPREZLنے

کا آغاز ہوا۔ "(سید عبدالواحد معینی، محمد عبداللہ قریشی،مرتب،**مقالاتِ اقبال** (لاہور:القمر انٹر پرائزز،۲۰۱۱ء)، ۴۳۲۔)

فان ہیمر کا سوانحی خاکہ درج ذیل ہے:

فان ہیمر:اصل نام جوزف فان ہیمر تھا۔۹۔جون ۱۷۷۴ء کو آسٹریا گراز میں پیدا ہوا۔اپنی ابتدائی تعلیم ویانا سے حاصل کی۔۱۷۶۹ء میں سفارتی ملازمت کا آغاز کیا اور ۱۷۹۹ء میں استنبول(ترکی)میں آسٹریا کے سفارت خانے میں تعینات ہوا۔۱۸۰۷ء میں وطن واپس لوٹا۔اس نے کئی عربی،فارسی اور ترکی مصنفین کے تراجم کیے۔فان ہیمر نے سب سے پہلے"دیوانِ حافظ"کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا۔یہ ترجمہ انھوں نے دو ترکی مترجمین سمی(Schemii)اور سروری(Soruri) کے ترکی تراجم کی مدد سے کیا۔اس ترجمے میں ۵۷۶ غزلیں،۶ مثنویاں،۲ قصیدوں،۴۴ قطعات،۲۷ رباعیات اور ایک تمثیل شامل ہے۔اس کے علاوہ انھوں نے"آسٹرین اکادمی آف سائنس ویانا"کی بنیاد ڈالی اور ۱۸۴۷ء تا ۱۸۴۹ء اس کا صدر رہا۔۱۸۵۹ء اسی طرز پر ایک اور سوسائٹی" آسٹرین اور نٹیل سوسائٹی "کی بھی بنیاد ڈالی؛جس کا مقصد مشرق سے تہذیبی و ثقافتی تعلقات مضبوط کرنا تھا۔ان کے تصنیفی کارناموں میںGeschichte des Osmanichen Reiches نام کی ایک جرمن زبان دس جلدوں میں لکھی گئی عثمانی خلافت [۱۸۲۷ء تا ۱۸۳۵ء]کی تاریخ ہے۔ ۲۴۔نومبر ۱۸۵۶ء کو ویانا میں انتقال کیا۔

Helen Watsnabe-o' Kelly, ed. *The Cambridge History of German Litrature* (London: Cambridge University Press, 1997),178.

۲۵۔ مذکورہ کتاب یہ ہے: *Geschichte des Qorans*

۲۶۔ تھیوڈر نویلڈیکے جرمن عالم اور مستشرق تھے جو ۲۔مارچ ۱۸۳۶ء کو ہمبرگ میں پیدا ہوئے۔ ان کو فارسی،عربی اور شامی ادب سے خاص دل چسپی تھی۔انھوں نے ویانا یونی ورسٹی،لیڈن(Leiden)یونی ورسٹی، ہمولڈ (Humboldt) یونی ورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور ۱۸۶۴ء میں کیل (Kiel)یونی ورسٹی میں پروفیسر تعینات ہوئے اور۱۸۷۲ء میں سٹراس برگ(Strasbourg) یونی ورسٹی سے ستر سال کی عمر میں سبک دوش ہوئے۔ان کی چنداہم کتب درج ذیل ہیں:

1. *Geschichte des Qorans*,
2. *Das Leben Muhammed's*, Hanover Rumpler,1863
٤. *Kalila wa Dimna*, (Translation)

۲۷۔ فریڈرک شوالی(Fredrich Schwally)،پروفیسر نویلڈیکے کا شاگرد،سٹراس برگ یونیورسٹی کا پروفیسر

چھاپا جو تین جلدوں میں ہے اور بازار میں موجود ہونا چاہیے۔کتاب بری نہیں، اس میں کافی معلومات ہیں۔ میرے علم میں اس کا اب تک کسی اور زبان میں ترجمہ نہیں ہوا۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

پس نوشت: اسلحہ خانے کی تباہی میں خدا کرے آپ کو کوئی گزند نہ پہنچا ہو۔ (۲۸)

خط نمبر ۴ کا عکس

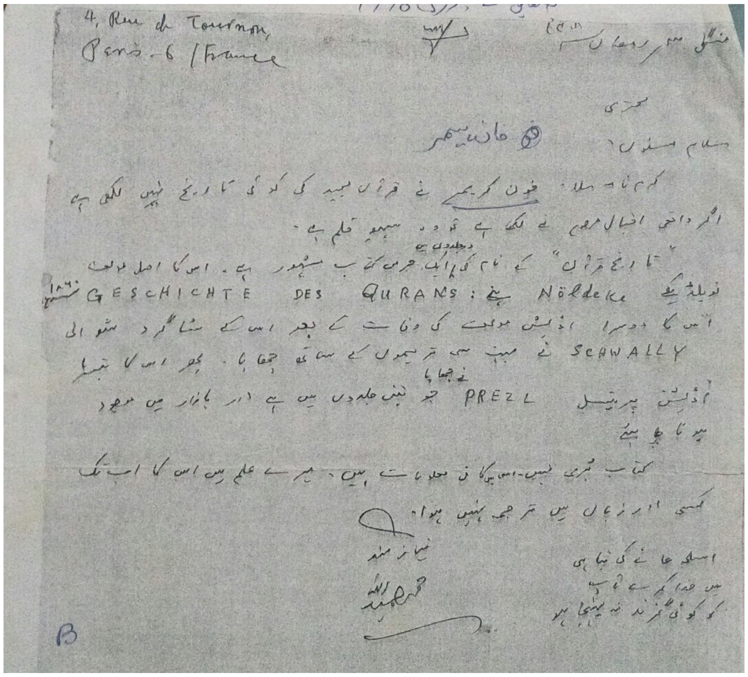
4, Rue de Tournon,
Paris-6 / France

GESCHICHTE DES QURANS : Nöldeke

SCHWALLY

PREZL

B

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اور مستشرق تھا جو ۵؍ فروری ۱۸۶۳ء کو پیدا ہوا۔ ۱۸۸۸ء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۸۸۷ء اپنے استاد پروفیسر نویلڈیکے سے فلسفے کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۸۹۲ء میں ہیلے(Halle) یونی ورسٹی سے دوبارہ پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۰۳ء، ۱۹۰۴ء اور ۱۹۱۲ء میں انھوں نے مصر کا دورہ کیا اور وہاں تین ماہ قیام کے دوران قرآن مجید کے متن کا تحقیقی نظر سے جائزہ لیا۔ ۱۹۰۶ء میں انھیں علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی میں عربی کے پروفیسر کی آفر کی گئی مگر انھوں نے انکار کر دیا۔ ۵؍ فروری ۱۹۱۹ء کو انتقال ہوا۔

۲۸- سانحہ اوجڑی کیمپ کی طرف اشارہ ہے۔

List of Sources in Roman Script

- Al-Qur'an.
- Al-Dhahabi, Shams al-Din. *Mizan al-I'tidal.* Translated by Abu Sa'id. Lahore: Maktabah-i Rahmaniyah, n.d.
- Hamid Allah, Muhammad. *Islam kya he?* Translated by Sayyid Khalid Javaid Mashhadi. Lahore: Beacon Books, 2013.
- Husain, Khalid. "'Allama 'Abd Allah Yusuf." *Al-Waqi'ah* 5, no. 64-65 (June 2017)
- *Maqalat-i Iqbal.* Edited by Sayyid 'Abd al-Wahid Mu'ini and Muhammad 'Abd Allah Quraishi. Lahore: Al-Qamar Enterprises, 2011.
- Rida, Ahmad. *Kanz al-Iman fi Tarjamat al-Qur'an.* Lahore: Adhan Publishers, n.d.
- Sahir, 'Abd al-'Aziz. "Daktar Hamidullah ke Khutut: Aik Mutali'ah." *Ma'arif-I Islami* 2-3, no. 1-2 (June 2004)
- Watanabe-o' Kelly, Helen, ed. *The Cambridge History of German Literature.* London: Cambridge University Press, 1997.
- Zahir, Nigar Sajjad. "Aik Musalman Mustashriq Pickthall ka Ta'aruf." Accessed September 1, 2021. https://www.punjnud.com/aik-musalman-mustashriq-pickthall-ka-tuaraf/